

300053- میزان اعمال میں اخلاق حسنہ کیسے وزنی ترین ہو سکتا ہے؛ حالانکہ توحید کا وزن زیادہ ہے؟

سوال

آپ نے سوال نمبر: (174947) کے جواب میں ذکر کیا ہے کہ صحیح حدیث کے مطابق اعمال کے ترازو میں وزنی ترین چیز لا الہ الا اللہ کتنا ہے۔ لیکن اس بات کو اس حدیث کے ساتھ کیسے تطبیق دی جا سکتی ہے کہ: (میزان میں حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی چیز وزنی نہیں)

پسندیدہ جواب

الحمد للہ:

عقیدہ توحید و زقیامت انسان کے ترازو میں وزنی ترین چیز ہوگی، جیسے کہ پرچی والی حدیث میں ہے۔

پرچی والی حدیث یہ ہے: "عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری امت کے ایک شخص کو چھانٹ کر نکالے گا اور سارے لوگوں کے سامنے لائے گا اور اس کے سامنے [گناہوں کے] ننانوے رجسٹر کھول دے گا، ہر رجسٹر حدنگاہ تک لمبا ہوگا، پھر اللہ عزوجل فرمائے گا: کیا تو اس میں سے کسی جرم کا انکار کرتا ہے؟ کیا تم پر میرے محافظ کا تبوں نے ظلم کیا ہے؟ وہ کہے گا: میرے پروردگار! نہیں۔ پھر اللہ فرمائے گا: کیا تیرے پاس صفائی پیش کرنے کے لئے کوئی عذر ہے؟ تو وہ کہے گا: میرے پروردگار! نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا (کوئی بات نہیں) تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے۔ آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہوگا، پھر ایک پرچی نکالی جائے گی جس پر: ﴿أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ﴾ لکھا ہوگا۔ اللہ فرمائے گا: جاؤ اپنے اعمال کے وزن کا مشاہدہ کرو، وہ کہے گا: اے میرے رب! ان رجسٹروں کے سامنے یہ پرچی کیا حیثیت رکھتی ہے؟! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہارے ساتھ زیادتی نہ ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ تمام رجسٹر ایک پلڑے میں رکھ دینے جائیں گے اور وہ پرچی دوسرے پلڑے میں، تو وہ سارے رجسٹر ہلکے ہو کر اٹھ جائیں گے، اور پرچی بھاری ہو جائے گی۔ اللہ کے نام کے مقابلے میں کوئی چیز اس سے بھاری ثابت نہیں ہو سکتی"

اس حدیث کو ترمذی: (2639)، ابن ماجہ: (4300) اور مسند احمد: (11/571) نے روایت کیا ہے، اور اسے البانی نے صحیح قرار دیتے ہوئے کہا ہے: "امام حاکم کہتے ہیں کہ: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح سند والی ہے" ان کی اس بات پر امام ذہبی نے موافقت کی ہے۔

البانی کہتے ہیں: میری بھی وجہی رائے جو امام حاکم اور ذہبی نے کسی ہے۔ ختم شد

"السلسلة الصحيحة" (262/1)

جبکہ ابودرداء رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میزان میں حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی چیز وزنی نہیں) اس حدیث کو ابوداؤد: (4799) اور ترمذی: (2002) نے روایت کیا ہے، اس کے بارے میں امام ترمذی کہتے ہیں: "یہ حدیث حسن صحیح ہے" نیز اس حدیث کو البانی نے سلسلہ صحیحہ: (2/535) میں صحیح قرار دیا ہے؛ یہاں اس حدیث میں یہ مراد نہیں ہے کہ حسن اخلاق کلمہ توحید سے بھی افضل ہے، یا یہ کہ اچھا اخلاق اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ پر ایمان لانے سے بھی افضل ہے؛ کیونکہ اللہ اور رسول اللہ پر ایمان کے بغیر حسن اخلاق کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

اس لیے یہاں مراد یہ ہے کہ: مومن اور موحد بندے کا حسن اخلاق [میزان میں سب سے بھاری ہوگا]۔

تو اس طرح حسن اخلاق کی دیگر اقدار پر یا نفعی عبادات پر فضیلت ہوگی، جیسے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے وہ کہتی ہیں کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: (بیشک مومن اپنے حسن اخلاق کی بدولت روزے رکھنے اور قیام کرنے والے کا درجہ پالیتا ہے) اس حدیث کو ابو داؤد: (4798) نے روایت کیا ہے اور البانی نے اسے سلسلہ صحیحہ: (2/421) میں صحیح قرار دیا ہے۔

امام صنعانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"آخرت میں حسن اخلاق کا مالک شخص روزے رکھنے والے اور نمازیں پڑھنے والے کا درجہ پالے گا۔ اس کے بارے میں طیبی کہتے ہیں: یہاں نفل روزے اور نمازیں مراد ہیں۔" ختم شد
"التنوير شرح الجامع الصغير" (476/9)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! فلاں خاتون رات کو قیام کرتی ہے اور دن میں روزے رکھتی ہے، عبادات کے لئے بہت کچھ کرتی ہے، اور صدقہ بھی دیتی ہے، لیکن اپنی زبان سے اپنے پڑوسیوں کو اذیت پہنچاتی ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں کوئی خیر نہیں ہے، وہ اہل جہنم میں سے ہے۔

پھر صحابہ نے کہا: ایک اور عورت وہ صرف فرض نماز ہی پڑھتی ہے، اور پیسے کے ٹکڑے صدقہ کرتی ہے، لیکن وہ کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اہل جنت میں سے ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری نے: ادب المفرد: (119) اور امام احمد نے مسند احمد: (15/421) و دیگر محدثین نے روایت کیا ہے، جبکہ البانی نے اسے سلسلہ صحیحہ: (1/369) میں صحیح قرار دیا ہے، نیز مسند احمد کے محققین نے اسے حسن کہا ہے۔

تو [معلوم ہوا کہ] نفل عبادات کا وزن حسن اخلاق کے ساتھ مل کر بڑھ جاتا ہے، لیکن جب اخلاق بگڑ جائے تو نفل عبادات کا فائدہ نہیں ہوتا۔ جبکہ نفل عبادات کم بھی ہوں تب بھی حسن اخلاق انسان کو فائدہ دیتا ہے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿الَّذِينَ يَخْشَوْنَ آمَانَ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَمْ يَلْبَسُوا ثِيَابًا وَلَا تَخَافُ وَلَا تَحْزَنُونَ، قَوْلٌ مَعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى وَاللَّهُ غَمِيٌّ حَلِيمٌ، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْغُوا الصَّدَاقَ تَلْتَمِسُونَ بِالنِّسَاءِ وَالَّذِي كَانُوا يَفْعَلُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَمَثَلَةٌ كَيْفَ يَصِفُونَ عَلَيْهِ ثَرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَمَرَّكَ صَلْدًا لَا يُفْقِرُونَ عَلَى شَيْءٍ عَنَّا كَسَبُوا وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ﴾.

ترجمہ: جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پر اس کے بعد نہ تو احسان جتاتے ہیں اور نہ ایذا دیتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے ان پر نہ تو کچھ خوف ہے نہ وہ ادا اس ہونگے۔ [262] نرم بات کہنا اور معاف کر دینا اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے بعد ایذا رسانی ہو اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور بردبار ہے [263] اسے ایمان والوں اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور ایذا پہنچا کر برباد نہ کرو جس طرح وہ شخص جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرے اور نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھے نہ قیامت پر، اس کی مثال اس صاف پتھر کی طرح ہے جس پر تھوڑی سی مٹی ہو پھر اس پر زور داریں بر سے اور وہ اس کو بالکل صاف اور سخت چھوڑ دے ان ریاکاروں کو اپنی کمائی میں سے کوئی چیز ہاتھ نہیں لگتی اور اللہ تعالیٰ کافروں کی قوم کو (سیدھی) راہ نہیں دکھاتا۔ [البقرة: 262-264]

واللہ اعلم